میچ ہارنے پر کھانا کھلانا بھی جوا ہے

ریفرینس نمبر:IEC-0269 تاریخ:25-06-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے یہاں گلی محلوں میں اتوار کے دن اکثر لڑکے کرکٹ میچ کھیلتے ہیں اور اس میں مختلف شرطیں لگاتے ہیں۔ بعض یہ شرط لگاتے ہیں کہ جو ٹیم ہارے گی وہ جیتنے والی ٹیم کو فلاں ریسٹورنٹ سے کھانا کھلائے گی، یا جیتنے والی ٹیم کو اتنی رقم دے گی، کیا اس طرح کی شرط لگا کر کرکٹ کھیلنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، یہ جوئے کی صورت ہے۔ ایسی شرط کہ جس میں ایک طرف کا مال خطر پر لگایا جائے کہ شرط جیت گیا تو سامنے والے کا مال مل جائے گا ورنہ اس کا مال چلا جائے گا، یہ طریقہ کھلا جوا ہے۔ جوا کبیرہ گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ان سب پر لازم ہے کہ فی الفور اپنے اس گناہ سے توبہ کریں اور اب تک جس جس سے اس باطل طریقے پر مال حرام حاصل کیا ہے انہیں واپس کریں، اگر وہ نہ رہے ہوں تو ان کے ورثاء کو واپس کریں۔

جوئے سے متعلق قرآن کریم میں ہے:

”اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ“

ترجمہ کنزالایمان: شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

(القرآن الکریم، پارہ 07، المائدۃ، آیت 90)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ان اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام“

یعنی اللہ پاک نے شراب، جوا اور کوبہ (ڈھول) کو حرام کیا ہے اور نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

(السنن الکبری للبیھقی، جلد 10، صفحہ 360، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جوئے سے متعلق ردالمحتار میں ہے: ”القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لان كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص “یعنی لفظ قمار، قمر سے بنا ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ قمار کو قمار اس لئے کہتے ہیں کہ جُوا کھیلنے والوں میں سے ہر آدمی کے اندر یہ امکان رہتا ہے کہ اِس کا مال اس کے مقابل کو مل جائے یا اُس کا مال اسے مل جائے اور یہ نص کی رُو سے حرام ہے۔

(ردالمحتار، جلد9، صفحہ665، مطبوعہ کوئٹہ)

جوئے کے ذریعے حاصل کئے گئے مال سے خلاصی کی صورت بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جس قدر مال جوئے میں کمایا، محض حرام ہے۔۔۔اور اس سے براءت کی یہی صورت ہے کہ جس جس سے جتنا جتنا مال جیتا ہے اسے واپس دے، یا جیسے بنے اسے راضی کرکے معاف کرالے، وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو واپس دے، یا ان میں جو عاقل بالغ ہوں ان کا حصہ ان کی رضامندی سے معاف کرالے، باقیوں کا حصہ ضرور انھیں دے کہ اس کی معافی ممکن نہیں، اور جن لوگوں کا پتہ کسی طرح نہ چلے، نہ ان کا، نہ ان کے ورثہ کا، ان سے جس قدر جیتا تھا ان کی نیت سے خیرات کردے، اگرچہ اپنے محتاج بہن، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں کو دے دے۔۔۔غرض جہاں جہاں جس قدر یاد ہوسکے کہ اتنا مال فلاں سے ہار جیت میں زیادہ پڑا تھا اتنا تو انھیں یا ان کے وارثوں کو دے، یہ نہ ہو تو ان کی نیت سے تصدق کرے، اور زیادہ پڑنے کے یہ معنی کہ مثلاً ایک شخص سے دس بار جوا کھیلا، کبھی یہ جیتا کبھی یہ، اس کے جیتنے کی مقدار مثلاً سو روپے کو پہنچی، اور یہ سب دفعہ کے ملا کر سوا سو جیتا، تو سو سو برابر ہوگئے، پچیس اس کے دینے رہے، اتنے ہی اسے واپس دے، وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور جہاں یاد نہ آئے کہ کون کون لوگ تھے اور کتنا لیا، وہاں زیادہ سے زیادہ تخمینہ لگائے کہ اس تمام مدت میں کس قدر مال جوئے سے کمایا ہوگا، اتنا مالکوں کی نیت سے خیرات کردے، عاقبت یونہی پاک ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم۔“

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ653، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

18 ذو الحجۃ الحرام 1445ھ/25 جون 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com